Red Team

صدائے ولائت

علی حسنین رضوی (pakcolumnist@yahoo.de)

اس ادارے کے توسط سے الیکشن کمیشن سے اور ذاتی خط کے ذریعے فخرو بھائی سے درخواست کی تھی کہ غیر ممالک میں مقیم پاکستانیوں کو انتخابات میں کیسے شامل کیا جاسکتا ہے۔ یقیناً کوئی وجہ تو ہوگی کہ الیکشن کمیشن نے آخری مرحلے تک مسئلے کو لٹکا کر بالآخر توقع کے مطابق اور عین وقت پر معذرت کر لی۔ اب حالات یوں ہیں کہ پاکستان میں مقامی رائے شماری میں ہی دھاندلی کے مسائل اور شکایات کنندگان کی دادرسی کیلئے ممکنہ اقدامات زیر بحث ہیں۔ یہاں مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ پچھلے تین ہفتوں میں ایک ادارے کا سربراہ زبانی اور تحریری طور پر شناخت کی افادیت، ووٹ کے اندراج کے طریقہ کار اور فوائد اور الیکشن کے مسائل پر الیکشن کمیشن کے ترجمان کا جز وقتی اضافی کام کر رہے ہیں۔

تمہید کا خاتمہ کرتے ہوئے عرض ہے کہ جناب اب ضمنی الیکشن سر پر ہیں اور وعدوں کے مطابق بلدیاتی الیکشن بھی اگلے چھ سے آٹھ مہینوں میں متوقع ہیں۔ ایک دفعہ پھر حجت تمام کرتے ہوئے کچھ گزارشات پیش کر رہا ہوں اور باقی اربابِ اختیار کی مرضی کہ انہیں درخوداعتناء سمجھیں یا ہمیشہ کی طرح نظرانداز کر دیں۔ الیکشن کمیشن کو سب سے پہلے تو ایک عدد قابل، ایماندار اور اہل CTO کی مستقل بنیادوں پر ضرورت ہے۔ ضمنی اور بلدیاتی رائے شماری کیلئے ایک عدد الیکٹرونک ووٹنگ سسٹم کی بنیاد رکھنے کیلئے اس سے زیادہ مناسب وقت نہیں ہوسکتا۔ ابتدائی طور پر محدود پیمانے پر کچھ خاص حلقوں میں اس نظام کو پرکھا جاسکتا ہے۔ کامیاب جانچ پڑتال کے بعد اس نظام کو ترقی دے کر بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں کو پاکستان کے الیکشن میں اپنی رائے دہی دینے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نظام ہوگا کیسے؟ اور نظام ہے کیا؟ عام قارئین کیلئے عرض کرتا چلوں کہ ای ووٹنگ (e-Voting) یا ڈائریکٹ ریکارڈنگ الیکٹرونک سسٹم (DRE) کی اصطلاحیں اس مد میں بننے والے نظام کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اس بحث میں جائے بغیر کہ یہ نظام ہوتے کیا ہیں میں اپنے قارئین کو یہ بتانے جارہا ہوں کہ پاکستان میں اس نظام کو مقامی صورتحال میں کس طرح رائج کیا جانا چاہیے۔ ابتدائی مرحلے میں الیکشن کمیشن یہ فیصلہ کرلے کہ وہ چند حلقے یا علاقے کون سے ہیں جہاں اس نظام کو ضمنی یا بلدیاتی الیکشن میں اپنی افادیت ثابت کرنے کا موقع دیا جاسکتا ہے۔ اب مثال کے طور پر راولپنڈی میں ایک کونسلر کے الیکشن کیلئے دو پولنگ اسٹیشن ہیں۔ دونوں پولنگ اسٹیشن میں e-Voting مشین موجود ہیں اور داخلہ شناختی کارڈ یا پاسپورٹ یا ووٹر پرچی پر موجود بارکوڈ یا MRZ کے ذریعے خودکار دروازے کے تحت ہو۔ ووٹر پولنگ دفتر میں موجود کسی ایک مشین پر جاکر اپنے ووٹ کا استعمال کرے اور VVPT نظام کے تحت وہ مشین اپنے اندر ووٹ کا اندراج کرے اور اُس ووٹ کی ایک کاپی ساتھ منسلک پرنٹر کے ذریعے ووٹر کو فراہم کردے۔ ووٹر اضافی طور پر یہ کاپی بیلٹ باکس میں ڈال دے۔ یہاں پر اس چیز کا خیال رکھا جائے کہ ووٹنگ مشین ووٹ ڈالنے کی سہولت صرف فنگر پرنٹ یا چہرے کی شناخت یا کسی اور باہمی طور پر رضامند الیکٹرانک نظام کے تحت فراہم کرے۔ پولنگ کے اختتام پر موقع پر موجود پولنگ اسٹاف کے سامنے بیلٹ باکس کھول کر ان پرچیوں کو پہلے سے فراہم کردہ مشین میں ڈال کر الیکٹرانک خودکار نظام کے تحت شمار کرلیا جائے۔

کیسے مزے کی بات ہے کہ آج پوری قوم خبروں میں اور ٹی وی پر دھاندلی اور اس کو پکڑنے کیلئے درکار انگلیوں کے نشانات جانچنے کا نظام خریدنے کی جو بے کار مشق کی باتیں سُن رہی ہے۔ یہاں پیش کردہ نظام میں ایسی کسی مضحکہ خیز اور فضول بات کی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت پڑے گی۔ اب آئیے دیکھتے ہیں کہ کیوں اور کیسے؟

ا) پولنگ اسٹیشن پر تنصیب شدہ کمپیوٹر میں اُس حلقے کے تمام رجسٹرڈ ووٹروں کی لسٹ اور اُن کی درکار معلومات پہلے سے موجود ہوں گی۔

۲) پولنگ اسٹیشن کا خودکار دروازہ جو صرف کسی رجسٹرڈ ووٹر یا پولنگ سٹاف کیلئے ہی کھلے گا۔

۳) ووٹ کا اندراج صرف اور صرف انگلیوں، چہرے یا کسی اور طے شدہ طریقے کے بعد ہی ممکن ہوگا جس پر تمام سٹیک ہولڈر رضامند ہوں۔

۴) ووٹ کے اندراج کے بعد فراہم کردہ کاپی ایک محفوظ اور جدید کاغذ پر شائع ہوگی جو کہ ووٹر بیلٹ باکس میں ڈالے گا۔

۵) ووٹنگ کے اختتام پر یہ کاغذ شمار کئے جائیں گے اور یوں دوبارہ خودکار نتائج اور ہاتھوں سے شمار کئے گئے نتائج کی مماثلت ثابت ہوسکتی ہے۔اس کے بعد الیکشن کمیشن کے وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق ہر اُمیدوار کے پولنگ ایجنٹ ان نتائج کی دُرستگی پر مہر ثبت کرسکتے ہیں۔

۶) ہر پولنگ اسٹیشن کا خودکار نظام کسی بھی دوسرے نظام کے ساتھ منسلک نہیں ہوگا تاکہ خرابی یا کسی ذہین چور کی کارستانی اور اُس کے نتائج کو بڑے پیمانے پر پھیلنے سے رُوکا جاسکے۔

۷) شام میں تصدیق کے بعد نتائج الیکشن کمیشن کے مرکزی نظام میں شامل کرنے کیلئے بھی ضلعی سطح پر قائم کنٹرول روم جہاں ہر جماعت کا نمائندہ موجود ہو کا سہارا لیا جاسکتا ہے۔اس کنٹرول روم تک نتائج پہنچانے کیلئے ضلعی سطح پر نظام وضع کیا جاسکتا ہے۔جیسا کہ بذریعہ انٹرنیٹ،لوکل نیٹ ورک، ٹیلی فون وغیرہ

۸) کنٹرول روم میں موجود جماعتوں کے نمائندے اپنے ساتھی ورکروں سے رابطوں میں رہ کر اپنے طور پر ان نتائج کی تصدیق کرسکتے ہیں اور شک کی بنیاد پر طے شدہ طریقہ کار کے مطابق ایکشن لیا جاسکتا ہے۔

ایسا کوئی بھی نظام بنالیا جاتا ہے تو پاکستان جیسے غریب ملکوں کے الیکشن میں ''اربوں'' چاہے وہ ''ا'' سے ہوں یا ''ع'' سے کا عمل دخل بھی کافی حد تک کم ہوجائے گا اور عوام کے اعتماد میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوگا کہ اُن کا ووٹ واقعی تبدیلی لاسکتا ہے۔

اس نظام کو بنانے کے بعد الیکشن کمیشن کے ماتحت ایک Red Team بنائی جائے جس میں ملک کے چیدہ چیدہ ذہین نوجوان شامل ہوں جن کی ذمہ داری ہو کہ تکنیکی بنیادوں پر اس نظام میں شامل خامیوں کی نشاندہی کریں۔کمپیوٹر سافٹ وئر اور نیٹ ورک کی سیکورٹی کی جانچ کریں۔اُن کے نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے الیکشن کمیشن کے CTO اپنے نظام میں اصلاح کریں۔ایک ایسا خودکار نظام وضع کریں کہ ہر اٹھارہ سال سے زائد عمر کے ووٹر کی معلومات الیکشن کمیشن کو بروقت مل جائیں۔ووٹر کا اندراج نادرا کے بجائے ضلعی سطح پر رہائشی پتے کی بنیادوں پر استوار کیا جائے۔

میں تو کہتا ہوں کہ وفاقی اور صوبائی سطح پر بھی اس طرز پر Red Team بنائی جائیں جو کسی بھی تکنیکی نظام کی جانچ پڑتال کرسکیں اور اپنی گزاشات متعلقہ اداروں کو پیش کرسکیں۔

نئی حکومتیں ہیں نئے عزائم ہیں اور اگر واقعی ارادے نیک ہیں تو راستے خود ہی کُھلتے چلے جائیں گے اور اگر روش نہ بدلی تو اس دفعہ تحت سے تختے تک کچھ زیادہ وقت نہیں لگے گا۔